صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 27

منگل 7 جولائی 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 7 جولائی 2015ء 19 رمضان 1436 ہجری 7 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 155

بخشش کی راہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جو شخص ماہ رمضان میں اپنے مزدور یا خادم سے اس سے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کردے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

عہدیداران کو قرآنی احکامات کا عملی نمونہ بن کر امانتوں کی ادائیگی اور اخلاق حسنہ سے متصف ہونے کی تلقین

رمضان عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ہماری کمزوریوں کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بیان خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کو ان احکامات کی یاددہانی کروانا جماعت احمدیہ کے ہر سطح کے عہدیداران اور مربیان کی ذمہ داری ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے انہیں خود اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے نمونہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو 50 فیصد سے زیادہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے احکام خداوندی پر چلنے والی بن سکتی ہے۔ اور اس طرح ہم اپنی اصلاح کے ساتھ دنیا کو بھی حقیقی اخلاق کے معیاروں کا پتہ دے سکتے ہیں۔ فرمایا کہ رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ مہینہ جہاں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ حضرت مسیح موعود کو ماننے والوں کے معیار بہت بلند اور اونچے ہونے چاہئیں۔ بغیر کسی جائز عذر کے روزے نہیں چھوڑنے چاہئیں، عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح رمضان میں قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا بھی مسنون ہے۔ عبادتیں ضروری ہیں۔ نوافل پڑھنے چاہئیں، زیادہ سے زیادہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں حکم ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو تا کہ تمہارے دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ فرمایا کہ جب بعض کارکنان اور عہدیداران کے بارے میں یہ شکایت ملتی ہے کہ نمازوں میں سست ہیں، بیت الذکر میں نہیں آتے یا بعض ایسے ہیں جو گھروں میں بھی نہیں پڑھتے تو اس بات پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ پس ہر وقت ہوشیار رہ کر ہمیں اپنی عبادتوں کی نگرانی اور حفاظت کی ضرورت ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے چلے جائیں اور روحانی ترقیات حاصل کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا ہمیں حکم ہے کہ اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں خاص طور پر خیانت نہ کرنے اور اس سے بچنے کا ہم سے عہد لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن نہ خدا تعالیٰ، نہ اس کے رسول ﷺ اور نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرسکتا ہے۔ حقوق کی ادائیگی میں خیانت تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ نتیجتاً ایسے شخص کی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کے بارے میں ایک مومن کا دل خیانت نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت۔ ہر ایک کیلئے خیر خواہی۔ جماعت کے ساتھ مل کر رہنا۔ فرمایا پس اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے، بندوں کے حق بھی ہیں اور جماعت سے وفا کا حق بھی ہے۔ حضور انور نے ان تینوں باتوں کی وضاحت بیان کرتے ہوئے امانتوں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص بدنظری سے، خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو معاشرے کے حسن کو نکھارنے والا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کی قربانی پیش کرو، غصہ کو دباؤ اور لوگوں سے درگزر کا معاملہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بعض دفعہ قربانی بھی کرنی پڑتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ باوجود تنگی کے دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے۔ پھر اس کردار کی عظمت کی اعلیٰ ترین مثال تو ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ میں نظر آتی ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے صحابہؓ کی اس طرح تربیت کی کہ ان کے جائز غصوں کو بھی عفو میں بدل دیا اور ان کو احسان کرنے کے اسلوب سکھائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے، اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ وغیرہ بالکل نہ ہو۔ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کردیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلدی خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں عبادتوں کے معیار بڑھانے کے ساتھ دوسرے معاشرتی اخلاق اور حقوق کی ادائیگی کے معیار بھی قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے، حضور انور نے رمضان میں جماعت کی ترقی، ہر قسم کے شر سے بچنے اور دین حق کے غلبہ کیلئے بہت زیادہ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

امن کی زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

انصار کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں اور عزیزوں، خواہ وہ ان کے اپنے بیٹے ہوں یا بھائی یا بہن کے بیٹے ہوں، ان کو بار بار نصیحت کریں، ان کو یہ باور کرائیں کہ سب سے زیادہ امن کی زندگی، وقف کی زندگی ہے۔ سب سے زیادہ سکینت اور طمانیت کی زندگی، وقف کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ واقفین کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ جو واقفین وفا کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہتے ہیں، ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا، ان کی اولادوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ دنیا بھی پھر ان کے پیچھے چلی آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ طمانیت بخش کوئی زندگی نہیں، جو خدا کے دین کی خدمت میں صرف ہو رہی ہو۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد ششم صفحہ 219)

خدمت دین کیلئے زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا جلد فیصلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

اللہ کی نعمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اب جو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اس سے حضرت اقدس مسیح موعود نے (-) کی جو حقیقی تعلیم ہمیں دی ہے وہ خلیفہ وقت کی آواز میں سب تک پہنچ رہی ہے۔ اس آواز کے پہنچنے میں تو کوئی روک نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کا ویزا درکار نہیں ہے، اس کو تو کسی ......کی مرضی کے مطابق خطبات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ہوائی لہروں پر ہر گھر میں، ہر شہر میں، اپنی اصلی حالت میں اسی طرح اتر رہی ہے ......جس طرح حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا۔''

(خطبات مسرور جلد سوئم صفحہ 40)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جماعت کے آغاز میں مالی دقت اور بعد میں کشائش کے عطا ہونے، لنگر خانہ کے اخراجات پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت و تائید، رفقاء کی حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت، حضور کی قادیان سے محبت اور دوسرے متفرق امور سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات کے حوالہ سے ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 مئی 2015ء بمطابق 22 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔) (الحجرات:13) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو، بچا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ اس بارے میں فرمایا کہ: ''فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے''۔ فرمایا: ''بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 375۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے'' (یعنی کسی کے دل تک ہماری پہنچ نہیں ہو سکتی) ''اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔...... سُوءِ ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا۔'' (بدظنی میں جلدی کرنا اچھا نہیں ہوتا)۔ ''تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے''۔ (یعنی یہ خیال کرنا کہ ہماری لوگوں کے دلوں تک پہنچ ہے یہ بہت حساس معاملہ ہے بہت نازک چیز ہے۔) کیوں نازک اور حساس ہے؟ فرمایا اس لئے کہ ''اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیت پر بدظنیاں کیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 569-568۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر جیسا کہ پہلے فرمایا پھر خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی شروع ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی بدظنی کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں آپ حضرت مسیح موعود کے بعض واقعات بیان فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ لوگوں نے انبیاء اور اہل بیت پر بدظنّیاں کیں۔ حضرت مصلح موعود کو اپنے زمانے میں اس کا سب سے بڑا زیادہ سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور اسی نے اپنی تائید اور نصرت کو ہمیشہ میرے شامل حال رکھا ہے اور سوائے ایک نابینا اور مادرزاد اندھے کے اور کوئی نہیں جو اس بات سے انکار کر سکے کہ خدا نے ہمیشہ آسمان سے میری مدد کے لئے فرشتے نازل کئے''۔ اعتراض کرنے والوں کو فرما رہے ہیں کہ ''پس تم اب بھی اعتراض کر کے دیکھ لو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان اعتراضات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اس قسم کے اعتراض حضرت مسیح موعود پر بھی کئے گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب کسی نے ایسا ہی اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا (یعنی چندہ دینے کے بارے میں) کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ سلسلے کے لئے ایک حَبّہ بھی بھیجو پھر دیکھو کہ خدا کے سلسلے کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے''۔ فرمایا: ''میں بھی ان لوگوں کو اسی طریق پر کہتا ہوں کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ ایک پیسہ بھی سلسلہ کی مدد کے لئے دو۔'' (جو اعتراض کرتے ہیں کہ غلط رنگ میں پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اور خلیفہ وقت اس کو غلط خرچ کرتا ہے۔ ان کو فرمایا کہ) ''گو میری عادت نہیں کہ میں سخت لفظ استعمال کروں مگر میں کہتا ہوں کہ اگر تم میں ذرہ بھی شرافت باقی ہو تو اس کے بعد ایک دمڑی تک سلسلہ کے لئے نہ دو اور پھر دیکھو سلسلہ کا کام چلتا ہے یا نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ غیب سے میری نصرت کا سامان پیدا فرمائے گا اور غیب سے ایسے لوگوں کو الہام کرے گا جو مخلص ہوں گے اور جو سلسلہ کے لئے اپنے اموال قربان کرنا باعث فخر سمجھیں گے''۔ آپ فرماتے ہیں: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ہمارے اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے''۔ (یعنی اپنی اولاد کے بارے میں جو آپ کے پانچ بچے ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے) ''کہ مقبرے میں دفن ہونے کے بارے میں میرے اہل و عیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے''۔ (حضرت اماں جان اور آپ کے پانچ بچے) ''اور وہ وصیت کے بغیر بہشتی مقبرے میں داخل ہوں گے اور جو شخص اس پر اعتراض کرے گا وہ منافق ہوگا''۔ فرماتے ہیں ''اگر ہم لوگوں کا روپیہ کھانے والے ہوتے تو امتیازی نشان کیوں قائم فرماتا اور بغیر وصیت کے ہمیں مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کی کیوں اجازت دیتا۔ پس جو ہم پر حملہ کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود پر حملہ کرتا ہے اور جو حضرت مسیح موعود پر حملہ کرتا ہے وہ خدا پر حملہ کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود ایک دفعہ باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں چاندی کی بنی ہوئی قبریں دکھلائی گئی ہیں اور ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل و عیال کی قبریں ہیں اور اسی وجہ سے وہ قطعہ آپ کے خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ گو یہ خواب اس طرح چھپی ہوئی نہیں۔'' حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ خواب اس طرح چھپی ہوئی نہیں ''لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے اسی طرح ذکر فرمایا۔ پس خدا نے ہماری قبریں بھی چاندی کی کر کے دکھا دیں اور لوگوں کو بتا دیا کہ تم تو کہتے ہو یہ اپنی زندگی میں لوگوں کا روپیہ کھاتے ہیں اور ہم تو ان کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کو ان کے ذریعہ سے فیض پہنچائیں گے''۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم فیض پہنچائیں گے۔ ''پس اللہ تعالیٰ ہماری مٹی کو بھی چاندی بنا رہا ہے اور تم اعتراضات سے اپنی چاندی

کو بھی مٹی بنا رہے ہو۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’چونکہ منافق عام طور پر پوشیدہ باتیں کرنے کا عادی ہوتا ہے اس لئے میں نے کھلے طور پر ان باتوں پر روشنی ڈال دی ہے ورنہ مجھے اس بات سے سخت شرم آتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے کچھ چندہ دوں اور پھر کہتا پھروں کہ میں نے اتنا چندہ دیا ہے۔‘‘ مگر چونکہ آپ کے زمانے میں یہ ایک سوال اٹھایا گیا جیسا کہ میں نے کہا آپ کو سب سے زیادہ مخالفین اور منافقین کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ گو اِکّا دُکّا اب بھی سوال اٹھاتے رہتے ہیں لیکن اس زمانے میں بہت شدت تھی۔ فرمایا کہ ’’چونکہ ایک سوال اٹھایا گیا تھا اس لئے مجھے مجبوراً بتانا پڑا کہ اگر اپنے تمام خاندان کا چندہ ملا لیا جائے تو اس رقم سے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ میں نے کھا لی پانچ گنا زیادہ رقم ہم چندے میں دے چکے ہیں اور جو رقم صرف میرے اہل وعیال کی طرف سے خزانے میں داخل ہوئی ہے وہ بھی اس سے زیادہ ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ کوئی عقلمند یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ ہم نے پانچ گنا زیادہ رقم اس لئے خرچ کی تا اس کا پانچواں حصہ کسی طرح کھا جائیں۔ پس ان لوگوں کو جو یہ اعتراض کرتے ہیں خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اس وقت سے پیشتر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے جبکہ ان کا ایمان اڑ جائے اور وہ دہریہ اور مرتد ہو کر مریں‘‘۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 188-189)

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا ایسے لوگ ہر زمانے میں ہوتے ہیں لیکن آپ کو بہت زیادہ سامنا کرنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی یہ اعتراض حضرت مسیح موعود پر ہوا۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’وہ لوگ جو ہم سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان میں اپنے بھائیوں پر بدظنی کرنے کی عادت تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) کی نسبت کہہ گزرے کہ آپ جماعت کا روپیہ اپنے ذاتی مصارف پر خرچ کر لیتے ہیں۔ حضرت صاحب کو آخری وقت میں یہ بات معلوم ہو گئی تھی۔‘‘ حضرت مسیح موعود کو اپنے آخری زندگی کے دنوں میں یہ بات معلوم ہو گئی تھی ’’اور آپ نے مجھے فرمایا (یعنی حضرت مصلح موعود کو) کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ لنگر کے لئے جو روپیہ آتا ہے اسے میں اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کر لیتا ہوں مگر ان کو معلوم نہیں کہ لوگ جو میرے لئے نذروں کا روپیہ لاتے ہیں (یعنی اس بات کے لئے لاتے ہیں کہ آپ نے ذاتی طور پر خرچ کرنی ہے) میں تو اس میں سے بھی لنگر کے لئے خرچ کرتا ہوں‘‘۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ’’مَیں آپ کے منی آرڈر لایا کرتا تھا اور مجھے خوب معلوم ہے کہ لنگر کا روپیہ بہت تھوڑا آیا کرتا تھا اور اتنا تھوڑا آیا کرتا تھا کہ اس سے خرچ نہ چل سکتا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر میں لنگر کا انتظام ان لوگوں کے سپرد کر دوں (یعنی جو اعتراض کرنے والے ہیں یا اپنے آپ کو انجمن کے سرکردہ سمجھتے ہیں) تو یہ کبھی اس کے اخراجات کو پورا نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک بدظنی کا خمیازہ بھگتا جا رہا ہے کہ لنگر کا فنڈ ہمیشہ مقروض رہتا ہے‘‘۔

(ماخوذ از الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء صفحہ 13 جلد 42 نمبر 31 تا 40)

ایک لمبا عرصہ اس بدظنی کا خمیازہ وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ ہم بڑا اچھا انتظام چلا سکتے ہیں وہ بھگتتے رہے اور انجمن بھی مقروض رہی۔ لیکن کیونکہ حضرت مسیح موعود کی دعائیں بھی جماعت کے ساتھ تھیں۔ اب جو جماعت کو کشائش ہے یہ بھی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ یہ کسی کی ذاتی کوشش نہیں ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کا لنگر بھی دنیا کے ہر ملک میں چل رہا ہے۔

پھر ایک واقعہ جس کا تعلق روحانیت کے ساتھ ہے۔ انبیاء کی زندگی اور ان کے بعد کی زندگی، انبیاء کے زمانے میں جماعت کی حالت اور ان کے بعد جماعت کی حالت سے جس کا تعلق ہے وہ بھی بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی دنیا میں اس لئے بھیجتا ہے کہ دنیا میں جو روحانی انحطاط شروع ہو چکا ہے اس کی اصلاح کرے۔ جو روحانی طور پر گراوٹ لوگوں میں آ گئی ہے اس کی اصلاح کرے۔ انبیاء اس لئے آتے ہیں اور لوگوں کو روحانی ترقیات تک لے کر جاتے ہیں۔ گو جب انبیاء کے ماننے والوں کی تعداد بڑھنے لگتی ہے تو ان کے ماننے والوں کو روحانی ترقیات کے ساتھ ساتھ مادی ترقیات بھی ملتی ہیں لیکن مادی اور دنیاوی ترقیات کے معیار نبی کی زندگی کے بعد بہت بڑھ جاتے ہیں۔ یہی ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انبیاء کی زندگی میں بھی اور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں بھی۔ تاہم روحانی ترقی کے لحاظ سے نبی کا زمانہ جو اپنا مقام رکھتا ہے وہ بعد میں آنے والا زمانہ نہیں رکھ سکتا۔ روحانی ترقی نبی کے زمانے میں بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور مادی ترقی بہت کم۔ بعد میں دنیاوی ترقی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ملتی ہے لیکن روحانیت میں کمی ہو جاتی ہے۔

اس بات کی ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے وضاحت فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ ’’نبی کی وفات کے معاً بعد سے روحانی لحاظ سے رات کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے لیکن جسمانی لحاظ سے نبی کی وفات طلوع فجر پر دلالت کرتی ہے اور معاً بعد سے طلوع آفتاب یعنی ظاہری کامیابیوں کا نظارہ نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا۔ ایسا ہی مسیح ناصری اور موسیٰ کے زمانے میں ہوا اور ایسا ہی اب حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ہوا۔ آپ کے زمانے میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں سات سو آدمی جمع ہوئے تھے‘‘۔ (اور اس وقت جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا وہ سننے کے قابل ہے۔) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یاد ہے آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو ریتی چھلّہ میں جہاں بڑ کا درخت ہے وہاں لوگوں کی کثرت اور ان کے اژدہام کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کام ختم ہو چکا ہے کیونکہ اب غلبے اور کامیابی کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ پھر آپ بار بار احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کس قدر ترقی بخشی ہے۔ اب تو ہمارے جلسے میں سات سو آدمی شامل ہونے کے لئے آ گئے ہیں۔ (یعنی اس وقت آپ نے فرمایا کہ اتنے آدمی آ گئے ہیں لگتا ہے اب میرا کام ختم ہو گیا۔) ’’یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔‘‘

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 340)

حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں یہ تھا آپ کا توکّل اور اللہ تعالیٰ پر یقین۔ جب سات سو آدمی جلسے پر آ گئے تو آپ نے فرما دیا کہ اب اتنی تعداد ہو گئی کہ احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں احمدیت پہنچی ہوئی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب لنگر خانے کا خرچہ بڑھا اور کثرت سے قادیان میں مہمان آنے شروع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود کو خاص طور پر یہ فکر پیدا ہو گیا کہ اب ان اخراجات کے پورا ہونے کی کیا صورت ہو گی۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک احمدی لنگر خانے کا سارا خرچ دے سکتا ہے۔ (اب یہ حضرت مصلح موعود کے زمانے کی بات ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید وسعت پیدا ہو چکی ہے۔)

فرماتے ہیں ’’جب حضرت مسیح موعود نے زلزلے کے متعلق اپنی پیشگوئیوں کی اشاعت فرمائی تو قادیان میں کثرت سے احمدی دوست آ گئے۔ حضرت مسیح موعود بھی دوستوں سمیت باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں خیموں میں رہائش شروع کر دی۔ چونکہ ان دنوں قادیان میں زیادہ کثرت سے مہمان آنے لگ گئے تھے۔ ایک دن آپ نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپے کی کوئی صورت

نظر نہیں آتی۔ (بہت زیادہ اخراجات شروع ہو گئے ہیں۔) میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے۔ (یہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔) کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو اس وقت مسکرا رہے تھے۔ واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرے میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشانات دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لیتا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر کے لئے روپیہ نہیں۔ اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص جس نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے اس کی حالت دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے۔ (بھاری تھی اس لئے coins کی وجہ سے سکوں کی وجہ سے اس میں وزن آ گیا اور چند پیسے ہوں گے) مگر جب گھر آ کر اسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔ اب دیکھو وہ روپیہ آج کل کے چندوں کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا تھا۔ آج اگر کسی کو کہا جائے کہ تمہیں حضرت مسیح موعود کے زمانے کا ایک دن نصیب کیا جاتا ہے بشرطیکہ تم لنگر کا ایک دن کا خرچ دے دو تو وہ کہے گا ایک دن کا خرچ نہیں تم مجھ سے سارے سال کا خرچ لے لو لیکن خدا کے لئے مجھے حضرت مسیح موعود کے زمانے کا ایک دن دیکھنے دو۔ مگر آج کسی کو وہ بات کہاں نصیب ہو سکتی ہے جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں قربانی کرنے والوں کو نصیب ہوئی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 341)

بیشک قربانیاں بڑھ گئیں لیکن اس زمانے کا ایک اپنا مقام تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے قرآن پر ایک چھوٹا سا نوٹ تحریر کیا جو ان قلبی کیفیات کو خوب ظاہر کرتا ہے جو نبی کے زمانے دیکھنے والوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ میں نے سَلٰمٌ پر نوٹ لکھا ہے۔ یعنی اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ سورۃ القدر کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آہ! مسیح موعود کا وقت۔ اس وقت تھوڑے تھے۔ (یہ نوٹ لکھا ہوا تھا) آہ! مسیح موعود کا وقت۔ اس وقت تھوڑے تھے مگر امن تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی ترقیات دی ہیں مگر یہ ترقیات اس زمانے کا کہاں مقابلہ کر سکتی ہیں جو مسیح موعود کا زمانہ تھا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 340)

بیشک آج دنیوی لحاظ سے لوگ ہماری بات زیادہ سنتے ہیں۔ زیادہ لوگوں تک ہماری پہنچ ہے۔ بڑے بڑے سیاستدانوں تک اور حکومتوں تک کو بھی ہم بات سنا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے کے لحاظ سے مالی طور پر بھی جماعت زیادہ مضبوط ہے۔ آج ایک ایک آدمی جتنا چندہ دیتا ہے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں سال بلکہ دو سال میں بھی اتنا چندہ نہیں آتا تھا مگر اس کے باوجود یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ زمانہ اس زمانے سے بہتر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بن سکتے ہیں۔ گو وہ زمانہ تو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر ہمارے اندر یہ جذبہ اور جوش پیدا ہو جائے کہ ہم نے آپ کے مشن کی تکمیل میں اسی طرح اخلاص اور وفا سے کام کرنا ہے۔ جو آپ روح پھونکنا چاہتے تھے اور اس روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آپ نے اپنے (رفقاء) میں پیدا کی۔

حضرت مصلح موعود کے بعض اور حوالے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور آپ کے زمانے سے ہی متعلق ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) کا جو عشق تھا اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "ہم نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا۔ آپ کے دیکھنے والوں کو آپ سے جو محبت تھی اس کا اندازہ وہ لوگ نہیں کر سکتے جو بعد میں آئے یا جن کی حضرت مسیح موعود کے زمانے میں عمر چھوٹی تھی۔ (آپ کے زمانہ میں تھے لیکن عمر چھوٹی تھی، اتنا شعور نہیں تھا۔) فرمایا "مگر مجھے خدا تعالیٰ نے ایسا دل دیا تھا کہ میں بچپن سے ہی ان باتوں کی طرف متوجہ تھا۔ میں نے ان لوگوں کی حضرت مسیح موعود سے محبت کا اندازہ لگایا ہے جو آپ کی صحبت میں رہے۔ میں نے سالہا سال ان کے متعلق دیکھا ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود کی جدائی کی وجہ سے اپنی زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا اور (حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد) دنیا میں کوئی رونق نظر نہ آتی تھی۔ فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول جن کے حوصلے کے متعلق جو لوگ واقف ہیں جانتے ہیں کہ کتنا مضبوط اور قوی تھا۔ وہ اپنے غموں اور فکروں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے مگر انہوں نے کئی دفعہ جبکہ آپ اکیلے ہوتے اور کوئی پاس نہ ہوتا مجھے کہا میاں! جب سے حضرت صاحب فوت ہوئے ہیں مجھے اپنا جسم خالی معلوم ہوتا ہے اور دنیا خالی خالی نظر آتی ہے۔ میں لوگوں میں چلتا پھرتا اور کام کرتا ہوں مگر پھر بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ آپ کے علاوہ کئی اور لوگوں کو بھی میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے۔ ان کی محبت اور عشق ایسا بڑھا ہوا تھا کہ کوئی چیز انہیں لطف نہ دیتی اور وہ چاہتے کہ کاش ہماری جان نکل جائے تو ہم حضرت مسیح موعود سے جا ملیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 1 صفحہ 144-145)

پھر ایک جگہ جماعتی کارکن جو ہیں خاص طور پر ایسے ممالک میں جہاں مہنگائی بھی بہت ہے اور غربت بھی بہت ہے، ان کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا خدا سے مانگیں بجائے اس کے کہ انجمن پر کسی کی نظر ہو۔ اور اس حوالے سے حضرت مسیح موعود کی ایک چھوٹی سی بات کی مثال حضرت مصلح موعود نے دی۔ فرماتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود کو بھی بہت سردی محسوس ہوتی تھی اس لئے آپ مشک کھایا کرتے تھے۔ (یہ دیسی حکیموں کا نسخہ ہے۔ مُشک کھانے سے سردی دور ہوتی ہے) شیشی بھر کے جیب میں رکھ لیا کرتے تھے اور ضرورت کے وقت استعمال کر لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایک شیشی (چھوٹی سی شیشی جیب میں آ جاتی ہے)۔ دو دو سال تک چلتی ہے۔ لیکن جب خیال آتا ہے کہ مشک تھوڑی رہ گئی ہے اور شیشی دیکھتا ہوں تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔ (جب تک دیکھا نہیں جاتا، کھاتے رہتے ہیں اور اس میں برکت پڑتی رہتی ہے۔ فرمایا کہ جب میں دیکھتا ہوں تو کچھ عرصہ بعد ختم ہو جاتی ہے۔) حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو غیب سے رزق بھیجتا ہے اور اس کے رزق بھیجنے کے طریقے نرالے ہیں۔ پس تم اس ذات سے مانگو جس کا خزانہ خالی نہیں ہوتا۔ انجمن سے کیوں مانگتے ہو جس کے پاس اتنی رقم ہی نہیں کہ وہ تمہارے گزارے بڑھا سکے۔ پس تم خدا پرست بن جاؤ۔ (خدا تعالیٰ کی عبادت کرو۔) خدا تعالیٰ غیب سے تمہیں رزق بھیج دے گا۔ (اُس سے مانگو۔) صدر انجمن احمدیہ کے پاس اتنا روپیہ نہیں کہ وہ تمہیں زیادہ گزارہ دے سکے۔ آخر اس کے پاس جو روپیہ آتا ہے وہ جماعت کے چندوں سے ہی آتا ہے اور وہ اس قدر زیادہ نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از الفضل 18 فروری 1956ء صفحہ 5 جلد 45/10 نمبر 42)

ان ملکوں میں جیسا کہ میں نے کہا مہنگائی زیادہ ہے بعض دفعہ بعض لوگوں کے ایسے حالات ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا گزارہ نہیں ہوتا اور بعض مجھے خطوں میں لکھتے بھی ہیں۔ مجھے علم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان ہندوستان وغیرہ میں مہنگائی بہت زیادہ ہے اور کارکنوں کے جو الاؤنس ہیں ان سے گزارے مشکل سے ہوتے ہیں۔ لیکن جو زیادہ سے زیادہ گنجائش کے مطابق سہولت دی جا سکتی ہے وہ دی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ان لوگوں کی طرف بھی دیکھنا چاہئے جو انتہائی غربت میں گرفتار ہیں۔ بیماری کی صورت میں بچوں کے اور اپنے علاج کی بھی توفیق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے اور اس پر توکل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور اس کی طرف اپنی ضروریات کے لئے جھکنے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ ادھر اُدھر دیکھا جائے۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے ذکر میں ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "سینکڑوں پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح موعود کے بعد میں پوری ہوئیں اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بیّن ثبوت بنیں۔ مثلاً میرے متعلق ہی آپ کی یہ پیشگوئی تھی کہ وہ صاحب شکوہ اور

عظمت اور دولت ہوگا۔ اب آپ لوگ دیکھ لیں کہ حضرت مسیح موعود کی اپنی زندگی میں آپ کی کس قدر جائیداد تھی۔ آپ نے مخالفین کو انعامی چیلنج کرتے ہوئے لکھا کہ میں اپنی جائیداد جو دس ہزار روپیہ مالیت کی ہے پیش کرتا ہوں۔ گویا اس وقت آپ کی جائیداد صرف دس ہزار روپیہ کی تھی لیکن اب وہ لاکھوں روپے کی ہو چکی ہے۔ یہ دولت کہاں سے آئی ہے؟ یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ ورنہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جب نانا جان (حضرت میر ناصر نواب صاحب) نے ہماری زمینوں سے تعلق رکھنے والے کاغذات واپس کئے۔ (پہلے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ان کے سپرد انتظام تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعود کو کاغذ واپس کر دیئے۔) تو میں اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس کرتا کہ میں حیران تھا کہ کیا کروں۔ اتفاق سے شیخ نور احمد صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو ایک ملازم کی ضرورت ہے۔ آپ مجھے رکھ لیں۔ (زمین کا انتظام سنبھالنے کے لئے مینیجر کی ضرورت ہے۔) میں نے کہا میں تنخواہ کہاں سے دوں گا؟ میرے پاس تو نہ کوئی رقم ہے جس سے تنخواہ دے سکوں اور نہ جائیداد سے اتنی آمد کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا آپ جو چھوٹی سے چھوٹی تنخواہ دینا چاہتے ہیں وہ دے دیں۔ اور پھر انہوں نے خود ہی کہہ دیا کہ آپ مجھے دس روپیہ ماہوار ہی دے دیں۔ چنانچہ میں نے انہیں ملازم رکھ لیا اور یہ خیال کیا کہ چلو اس قدر تو آمد ہو ہی جائے گی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جوں جوں شہر ترقی کرتا گیا اس جائیداد کی قیمت بھی بڑھتی چلی گئی۔ جب قرآن کریم کے پہلے ترجمے کے چھپوانے کا سوال پیدا ہوا۔ (کچھ لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ پیسہ کہاں خرچ کیا یا کہاں سے آیا تو اس کا جواب بھی اس میں آ گیا۔) فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم کے پہلے ترجمے کے چھپوانے کا سوال پیدا ہوا تو میں نے چاہا کہ اس ترجمے کی اشاعت کا سارا خرچ ہمارا خاندان ہی برداشت کرے۔ (یعنی آپ اور آپ کے بھائی بہن۔) میں نے اس وقت شیخ نور احمد صاحب کو بلوایا اور ان سے کہا کہ اس وقت مجھے دو ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ کیا اس قدر روپیہ مہیا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ زمین کا کچھ حصہ مکانات کے لئے فروخت کرنے کی اجازت دے دیں تو پھر جتنا چاہیں روپیہ آ جائے گا۔ چنانچہ میں نے کچھ زمین فروخت کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ زمین پچاس کنال کے قریب تھی اور اس جگہ واقع تھی جہاں بعد میں محلّہ دارالفضل آباد ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ صاحب آئے اور ان کے ہاتھ میں روپوں کی تھیلی تھی۔ انہوں نے کہا یہ دو ہزار روپیہ ہے اور اگر آپ کو دس ہزار کی بھی ضرورت ہو تو وہ بھی مل سکتا ہے۔ میں نے کہا مجھے اس وقت اتنے ہی روپے کی ضرورت تھی (کیونکہ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے روپیہ چاہئے تھا) زیادہ کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ قادیان کا جو محلّہ دارالفضل ہے اس کے بارے میں آپ فرما رہے ہیں کہ اس طرح اس محلے کی بنیاد پڑی اور وہ روپیہ اشاعت قرآن میں دے دیا گیا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 681-682)

حضرت مسیح موعود کی قادیان سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود کو محبت تھی اور کس طرح آپ دیکھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جن مقاموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعلق ہوتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے متبرک بنا دیئے جاتے ہیں۔ قادیان بھی ایک ایسی ہی جگہ ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مبعوث ہوا اور اس نے یہاں ہی اپنی ساری عمر گزاری اور اس جگہ سے وہ محبت رکھتا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر جبکہ حضرت مسیح موعود لاہور گئے ہوئے تھے۔ (جب حضرت مسیح موعود آخری بیماری کے دنوں میں یا آخری دنوں میں لاہور گئے ہیں وہیں وفات ہوئی ہے) اور آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک مکان میں بلا کر فرمایا کہ محمود دیکھو یہ دھوپ کیسی زرد سی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مجھے تو ویسی ہی معلوم ہوتی تھی جیسی ہر روز دیکھتا تھا تو میں نے کہا کہ نہیں اسی طرح کی ہے جس طرح ہر روز ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا نہیں یہاں کی دھوپ کچھ زرد اور مدھم سی ہے۔ قادیان کی دھوپ بہت صاف اور عمدہ ہوتی ہے۔ چونکہ آپ نے قادیان میں ہی دفن ہونا تھا اس لئے آپ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جس سے قادیان سے آپ کی محبت اور الفت کا پتا لگتا ہے۔

(ماخوذ از انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 175)

پھر ایک اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں جو گھڑ سواری سے تعلق رکھتا ہے یا حضرت مسیح موعود نے سائیکل چلانے اور گھڑ سواری کے مقابلے کا موازنہ کس طرح کیا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک گھوڑی خرید کر دی۔ درحقیقت وہ خریدی تو نہ گئی تھی بلکہ تحفۃً بھیجی گئی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں نے لڑکوں کو سائیکل پر سواری کرتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں بھی سائیکل کی سواری کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے سائیکل کی سواری تو پسند نہیں، مَیں تو گھوڑے کی سواری کو مردانہ سواری سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا اچھا آپ مجھے گھوڑا ہی لے دیں۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے گھوڑا بھی وہ پسند ہے جو مضبوط اور طاقتور ہو۔ اس سے غالباً آپ کا منشاء یہ تھا کہ میں اچھا سوار بن جاؤں گا۔ تو آپ نے کپور تھلے والے عبدالمجید خان صاحب کو لکھا کہ اچھا گھوڑا خرید کر بھجوا دیں۔ خانصاحب کو اس لئے لکھا کہ ان کے والد صاحب ریاست کے اصطبل کے انچارج تھے اور ان کا خاندان گھوڑوں سے اچھا واقف تھا۔ انہوں نے ایک گھوڑی خرید کر تحفۃً بھجوا دی اور قیمت نہ لی۔ حضرت مسیح موعود جب فوت ہوئے تو چونکہ آپ کی وفات کا اثر لازمی طور پر ہمارے اخراجات پر بھی پڑنا تھا اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اس گھوڑی کو فروخت کر دیا جائے۔ (پہلے حصے میں یہ آ گیا کہ حضرت مسیح موعود کی سواری کی preference پھر آگے حضرت مصلح موعود نے اپنے حالات کا بھی ذکر کیا اور وہ واقعہ اب پورا ہی بیان کر دیتا ہوں کہ اس گھوڑی کو فروخت کر دیا جائے) تاکہ اس کے اخراجات کا بوجھ والدہ صاحبہ پر نہ پڑے (کیونکہ اس کے بعد آمد کے ذرائع کم تھے اور حضرت اماں جان (۔) پر بوجھ پڑتا تھا۔) فرمایا کہ مجھے ایک دوست نے جن کو میرا یہ ارادہ معلوم ہو گیا تھا اور جو اب بھی زندہ ہیں کہلا بھیجا کہ یہ گھوڑی حضرت مسیح موعود کا تحفہ ہے اسے آپ بالکل فروخت نہ کریں۔ اس وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ وہ جگہ جہاں یہ بات کہی گئی تھی اب تک یاد ہے۔ مَیں اس وقت ڈھاب کے کنارے تشحیذ الاذہان کے دفتر سے جنوب مشرق کی طرف کھڑا تھا۔ جب مجھے یہ کہا گیا کہ یہ گھوڑی حضرت مسیح موعود کا تحفہ ہے اس لئے اسے فروخت نہ کرنا چاہئے تو بغیر سوچے سمجھے معاً میرے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے کہ بیشک یہ تحفہ حضرت مسیح موعود کا ہے مگر اس سے بھی بڑا تحفہ (اماں جان) ہیں۔ مَیں گھوڑی کی خاطر حضرت (اماں جان) کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ میں نے گھوڑی فروخت کر دی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 29 صفحہ 31-32)

اس سے جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود کے مجاہدانہ رجحان کا بھی پتا چلتا ہے کہ آپ نے گھوڑے کی سواری کو پسند کیا، باقی چیزوں پر ترجیح دی اور حضرت مصلح موعود کے حضرت (اماں جان) کے لئے جو جذبات اور احساسات تھے ان کا بھی پتا لگتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود کی وفات اور اپنی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب فوت ہوئے تو یہ سمجھا گیا کہ آپ اچانک فوت ہو گئے ہیں۔ لیکن مجھے پہلے سے اس کے متعلق کچھ ایسی باتیں معلوم ہو گئی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ مثلاً میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں بہشتی مقبرہ سے ایک کشتی پر آ رہا ہوں۔ رستے میں پانی اس زور شور کا تھا کہ سخت بھنور پڑنے لگا اور کشتی خطرے میں پڑ گئی جس سے سب لوگ جو کشتی میں بیٹھے تھے ڈرنے لگے۔ جب ان کی یہ حالت مایوسی تک پہنچ گئی تو پانی میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک تحریر تھی جس میں لکھا تھا کہ یہاں ایک پیر صاحب کی قبر ہے ان سے درخواست کرو تو کشتی نکل جائے گی۔ میں نے کہا یہ تو شرک ہے خواہ ہماری جان چلی جائے ہم اس طرح نہیں کریں گے۔ اتنے میں خطرہ اور بھی

بڑھ گیا اور ساتھ والوں میں سے بعض نے کہا کہ کیا حرج ہے ایسا کر دیا جائے۔ اور انہوں نے پیر صاحب کو چٹھی لکھ کر بغیر میرے علم کے پانی میں ڈال دی۔ (خواب میں یہ نظارہ نظر آ رہا ہے۔) جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے اس چٹھی کو کود کر نکال لیا۔ (فوراً پانی میں چھلانگ لگائی اور اس خط کو نکال لیا) اور جونہی میں نے ایسا کیا وہ کشتی چلنے لگ گئی اور کوئی خطرہ نہیں رہا۔ سب خطرہ جاتا رہا۔ فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحب فوت ہوئے اس وقت خدا تعالیٰ نے میرا دل نہایت مضبوط کر دیا اور فوراً میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اب ہم پر بہت بڑی ذمہ داری آ پڑی ہے اور میں نے اسی وقت عہد کیا کہ الٰہی میں تیرے مسیح موعود کی لاش پر کھڑا ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ خواہ اس کام کے کرنے کے لئے دنیا میں ایک بھی انسان نہ رہے پھر بھی میں کرتا رہوں گا۔ اس وقت مجھ میں ایک ایسی قوت آ گئی کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔

(ماخوذ از خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1919ء، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 523-524)

پھر اس کی ایک جگہ ذرا تفصیل بیان کرتے ہوئے اور جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ تکالیف اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود جب فوت ہوئے تو میں نے لوگوں کی طرف سے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ایسا کہنے والے یہ تو نہیں کہتے تھے کہ نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہیں مگر یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ آپ نے خدا تعالیٰ کا پیغام اچھی طرح نہیں پہنچایا اور پھر آپ کی بعض پیشگوئیاں بھی پوری نہیں ہوئیں۔ میری عمر اُس وقت (جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے) انیس سال تھی۔ میں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو میں آپ کی لاش کے سرہانے جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا۔ جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جبکہ تو نے اسے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے۔ اس لئے اے خدا مَیں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو مَیں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اُس وقت مَیں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت پر لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب مَیں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا آج تک میں اس کو نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں اور وہ عہد جو اُس وقت میں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضر راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔ میرا وہی عہد تھا جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادے پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا اور مخالفین کی ہر کوشش ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود انہی کے آگے آتی گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقع پر کامیابیوں کا منہ دکھایا یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے، آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔ پس جو شخص یہ عہد کر لیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ یہ کام میں نے ہی سرانجام دینا ہے اس کے رستے میں ہزاروں مشکلات پیدا ہوں، ہزاروں روکیں واقع ہوں، ہزاروں بند اس کے راستے میں حائل ہوں وہ ان سب کو عبور کرتا ہے اور اس میدان میں جا پہنچتا ہے جہاں کامیابی اس کے استقبال کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ (اب جماعت کے افراد کے لئے سننے والی نصیحت ہے) پس ہماری جماعت کے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہئے کہ دین کا کام میں نے ہی کرنا ہے۔ اس عہد کے بعد ان کے اندر بیداری پیدا ہو جائے گی اور ہر مشکل ان پر آسان ہوتی جائے گی اور ہر عُسر اُن کے لئے یُسر بن جائے گی۔ (ہر تنگی ان کے لئے آسائش بن جائے گی۔) ان کو بیشک بعض تکالیف اور مصائب اور آلام سے بھی دوچار ہونا پڑے گا مگر وہ اس میں عین راحت محسوس کریں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ دین کی تکمیل کے لئے صرف تم ہی میرے مخاطب ہو۔ تمہارے صحابہ اس کام میں حصہ لیں یا نہ لیں لیکن تم سے بہر حال میں نے کام لینا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ رات دن اسی کام میں لگے رہتے تھے اور آپ کی ہر حرکت اور آپ کا ہر سکون اور آپ کا ہر قول اور ہر فعل اس بات کے لئے وقف تھا کہ خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ اس بات کو سمجھتے تھے کہ یہ اصل میں میرا ہی کام ہے، کسی اور کا نہیں۔

(ماخوذ از قومی ترقی کے دو اہم اصول، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 74-75)

اور یہی سنت ہے جس کو ہمیں اپنانا ہو گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کی ترقی اور ہمارے فرائض کے بارے میں آپ نے اس طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی (جس کا ذکر ہو چکا ہے) اور میں نے آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی جس کا نتیجہ آج ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ دنیا کے اکثر ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ہزاروں لوگ جو اس سے پہلے شرک میں مبتلا تھے یا عیسائیت کا شکار ہو چکے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے لگ گئے ہیں۔ لیکن ان تمام نتائج کے باوجود یہ حقیقت ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا کی اس وقت سات ارب کے قریب آبادی ہے اور سب کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانا اور انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں شامل کرنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے اور بڑا بھاری بوجھ ہے جو ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ اتنے اہم کام میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید اور نصرت کے سوا ہماری کامیابی کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ ہم اس کے عاجز اور حقیر بندے ہیں اور ہمارا کوئی کام اس کے فضل کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ (ماخوذ از الفضل 2 جنوری 1963ء صفحہ 1 جلد 52/17 نمبر 2)

پس اس کے فضلوں کو جذب کرنے کی ہمیں حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ اس عہد کا حوالہ دیتے ہوئے جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا اور جو ہم سب کا عہد ہونا چاہئے کیونکہ اسی سے ترقیات ہونی ہیں اور اسی میں ہم جماعت کا فعال حصہ بن سکتے ہیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اصل میں یہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ جب ہم ایک انسان سے ایسا اقرار کر سکتے ہیں (جیسا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا) تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیوں ایسا اقرار نہیں کر سکتے کہ یا اللہ اگر تمام دنیا بھی تجھے چھوڑ دے مگر ہم تجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 151۔ خطبہ جمعہ 19 جولائی 1929ء)

پس یہ عہد ہے جو ہمیں ہر ایک کو کرنے کی ضرورت ہے۔ آج جبکہ دنیا میں دہریت کا بڑا زور ہے ہمیں اس عہد کو نئے سرے سے کرنے کی ضرورت ہے اور پُر جوش طریقے سے نبھانے کی ضرورت ہے اور اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم شرک سے بھی دُور رہیں گے اور حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کی بھی بھرپور کوشش کریں گے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ جو ہم نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو لہرانے کا عہد کیا ہے اسے بھی پورا کریں گے انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جون 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز عصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ غزالہ یاسمین صاحبہ

مکرمہ غزالہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم سید محی الدین زبیر صاحب مورخہ 20 جون 2015ء کو 44 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ آپ مکرم قاری محمد یاسین صاحب آف ایسٹ افریقہ کی پوتی اور مکرم یوسف علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام خلافت سے انتہائی درجہ پیار کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ پر نومبائعین کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایم ٹی اے کے ابتدائی ایام میں پروڈکشن ٹیم میں خدمت بجالاتی رہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ اسی طرح اپنے حلقہ میں لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت بھی اپنی لجنہ کی سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے خدمت بجالارہی تھیں۔ پسماندگان میں اپنی والدہ اور میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی کیلیفورنیا امریکہ مورخہ 11 جون 2015ء کو 86 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ آپ حضرت مولوی رحمت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت زیوراں بیگم صاحبہ کے سب سے چھوٹے بیٹے اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت رحمٰن بی بی صاحبہ کے داماد اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم آف لندن کے چھوٹے بھائی تھے۔ زندگی کا بیشتر حصہ کراچی میں گزارا۔ چند سال پہلے آپ امریکہ شفٹ ہوگئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ادریس بیگم صاحبہ

مکرمہ ادریس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میر عبدالرشید صاحب مرحوم مورخہ 10 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب آف بدوملہی کی بیٹی، مکرم میر اللہ بخش صاحب آف راہوالی کی بہو اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ و قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ سادہ مزاج، کم گو مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ کسی پر بوجھ بننا پسند نہ کرتیں اور اپنے کام خود کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم میر وسیم الرشید صاحب مربی سلسلہ سیرالیون میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرمہ حمیدہ صادق صاحبہ

مکرمہ حمیدہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب ربوہ مورخہ 15 جون 2015ء کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ بیماری کا تمام عرصہ صبر سے گزرا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی کرنے والی، صابرہ شاکرہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت تھی۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ آپ مکرم آصف محمود صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ سیرالیون کی والدہ تھیں۔

مکرم عبدالمجید اختر صاحب

مکرم عبدالمجید اختر صاحب راولپنڈی مورخہ 30 جنوری 2015ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو کافی عرصہ حلقہ سید پوری گیٹ کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، بہت مخلص اور ہردلعزیز انسان تھے۔ کبھی بھی کسی سوالی کو گھر سے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق تھا۔

مکرمہ ظفر النساء بیگم صاحبہ

مکرمہ ظفر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد الیاس صاحب نارووال مورخہ 6 مئی 2015ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت مولوی احمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ بہت مدبر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھیں۔ جماعتی کاموں میں صدر لجنہ مقامی اور دیگر عہدیداران کے ساتھ معاونت کا کام نہایت خوشی سے بجالاتی تھیں۔

مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ

مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 11/اپریل 2015ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ اپنے حلقہ میں لجنہ کی گروپ لیڈر تھیں۔ اسی طرح جمعہ کے موقع پر بھی ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری طفیل صاحب آف دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ مورخہ 5 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو اپنی جماعت میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ آپ نمازوں کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ حافظہ عطیہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم نبیل احمد رائے صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 12 جون 2015ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام عنایہ احمد رائے تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالرشید قریشی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی نواسی، مکرم ڈاکٹر محمد انور رائے صاحب احمد نگر کی پوتی، حضرت مولوی محمد عثمان صاحب، حضرت میاں قطب الدین صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل اور ددھیال کی طرف سے مکرم حافظ محمد رمضان صاحب دارالرحمت وسطی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک قسمت، خادمہ دین، خلافت کی سچی عاشقہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم لقمان احمد چیمہ صاحب ترکہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ)

مکرم لقمان احمد چیمہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 18 بلاک نمبر 17 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 5 مربع فٹ میں سے 2 مرلہ 137.375 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

1۔ مکرم محمد نواز صاحب (خاوند)
2۔ مکرم لقمان احمد چیمہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ فائزہ نواز صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ سائرہ نواز صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس
4۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 4 جولائی 2015ء سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

تربوز کے فوائد

چربی میں کمی

تربوز میں 92 فیصد پانی موجود ہے جو ہمیں تازگی بھرا احساس دلاتا ہے اور موٹاپے سے روکتا ہے۔تربوز ہمارے جسم میں جمع شدہ چربی کو کم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

طاقتور دل

اس پھل کی دو خصوصیات ایسی ہیں جو دل کی صحت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں ایک لائکوپین کی موجودگی اور دوسری اعلیٰ پانی کا مواد۔لائکوپین دل کے پٹھوں کو زیادہ کام کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور یہ خون میں بہاؤ بہتر بنانے کیلئے دل کے پٹھوں پر دباؤ بھی کم کر دیتا ہے۔

مضبوط ہڈی

تربوز لائکوپین اور پوٹاشیم کی بھرپور غذائیت رکھتے ہیں۔یہ دونوں ہڈیوں اور جوڑوں کو مضبوط رکھتے ہیں۔لائکوپین سے ہمارے جسم میں آسٹیوپوروسس (ایک ایسی بیماری جو ہڈیوں کو کمزور کرتی ہے) کو روکنے میں مدد ملتی ہے اور پوٹاشیم کیلشیم حاصل کرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔جس کا شمار ان ضروری معدنیات میں ہوتا ہے جو ہمارے جسم کی ہڈی اور جوڑوں کو مضبوط بنانے کیلئے ہے۔

مدافعاتی عمل میں معاون

تربوز میں وٹامن سی سٹور کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔یہ وٹامن ہمارے جسم کے مدافعاتی عمل کو بہتر بناتا ہے،اینٹی آکسیڈنٹس کیلئے فعال کردار ادا کرتا ہے اور اس کو توانائی بخشتا ہے۔یہ نہ صرف ہمارے جسم کے دفاعی نظام کو مضبوط بنانے کیلئے کام کرتا ہے بلکہ اس کے علاوہ خلیوں کی مرمت اور زخموں کو تیزی کے ساتھ بھرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 9۔اپریل 2015ء)

نیند اور موٹاپے میں گہرا تعلق

امریکی سائنسدانوں نے نیند اور موٹاپے میں گہرا تعلق دریافت کیا ہے، جس کے نتیجے میں موٹاپے کی ایک اہم وجہ معلوم ہوئی ہے جسے استعمال کرتے ہوئے وزن پر قابو پانا آسان اور ممکن ہے۔ پین سٹیٹ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے معلوم کیا ہے کہ موٹاپے کا تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ آپ کتنا سوتے ہیں بلکہ اس بات سے ہے کہ آپ کی نیند کے ٹائم ٹیبل میں کتنی تبدیلی آتی ہے۔ اگر آپ معمول سے ایک گھنٹہ کم سوئیں تو اگلے دن آپ کی خوراک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اور آپ اوسطاً 201 کیلوریز زیادہ استعمال کرتے ہیں جبکہ چکنائی کے استعمال میں چھ گرام کا اضافہ ہو جاتا ہے۔اور اسی طرح کاربوہائیڈریٹ کے استعمال میں 32 گرام کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر آپ معمول سے زیادہ سوئیں تو بھی یہی نتائج برآمد ہوتے ہیں۔تحقیق کاروں کا کہنا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وزن میں اضافہ نہ ہو تو سونے کی مقدار میں تبدیلی نہ کریں یعنی اگر آپ آٹھ گھنٹے سو رہے ہیں تو روزانہ آٹھ گھنٹے ہی سوئیں۔معمول سے کم سونے یا زیادہ سونے، دونوں صورتوں میں وزن میں اضافہ ہوگا۔

☆..........☆..........☆

ربوہ میں سحر و افطار 7 جولائی

انتہائے سحر	3:30
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7 جولائی 2015ء

8:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 ستمبر 2009ء
2:00 pm	رمضان المبارک۔دینی و فقہی مسائل
4:00 pm	درس القرآن 18 مئی 1986ء
6:20 pm	درس رمضان المبارک
11:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء (عربی ترجمہ)

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

سپیشل رمضان آفر
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کر لیں 0321-4441713

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون 047-6211510
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے — لائل پور۔فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com